احادیث وسیلہ پر اعتراضات کا

علمی محاکمہ

حجاز پبلی کیشنز لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ———— رفع المنارة لتخريج احاديث التوسل والزيارة

ترجمہ کا نام ———— احادیث مبارکہ پر اعتراضات کا علمی رد

مصنف ———— محدث کبیر شیخ محمود سعید ممدوح

اردو ترجمہ ———— مولانا محمد حافظ اللہ

نظر ثانی ———— مفتی محمد خان قادری

زیر اہتمام ———— علامہ محمد اسلم شہزاد

ناشر ———— حجاز پبلی کیشنز لاہور

بار اول ———— جون ۲۰۰۲ء

تعداد ———— گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت ———— ۱۵۰ روپے

محقق العصر مفتی محمد خان قادری کی تمام تصانیف کے علاوہ دیگر علماء کی تحقیقی، علمی کتب بارعایت حاصل کرنے کے لئے حجاز پبلی کیشنز مرکز الاویس سنادو کل دربار مارکیٹ لاہور سے رجوع فرمائیں۔ فون:- 7324948

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

ہمیشہ سے امت مسلمہ کا معمول رہا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بناتے ہیں۔ کتاب و سنت سے اس پر متعدد شواہد و دلائل موجود ہیں۔ لیکن اب کچھ لوگ اس معمول کو شرک و بدعت قرار دینے لگ گئے ہیں جب ان کے سامنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات عالیہ بیان کر کے ثابت کیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خود تعلیم دی ہے، تو ان احادیث و روایات کو ضعیف اور موضوع ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔

استاذ المحدثین امام عبداللہ صدیق غماری نے مذکورہ لوگوں کے بارے میں کیا خوب کہا:

لهم مسلك عجيب، فإنهم يستدلون لما يوافق مرادهم بالأحاديث ويتمحلون عما في بعضها من ضعف، ويدعون ما استطاعوا أن يدعوه منها. فإذا صح الحديث برغم أنوفهم وحاولوا تضعيفه بمغالطاتهم، ولم يقبلوا دعمه بالقرينة، واصروا على عناد على

ان کا مسلک عجیب ہے، ان کے مطلب و مراد کے مطابق اگر حدیث ہو تو اس سے استدلال کریں گے اگرچہ اس میں ضعف ہی کیوں نہ ہو اور قوی جانے کی سرتوڑ کوشش کریں گے۔ لیکن جب کوئی حدیث ان کی رائے سے مخالف ہو تو اس کا انکار کر دیتے ہیں اور اسے ضعیف ثابت کرنے

فقد اس سنہ

کے لیے اپنی زندگی کا بڑا حصہ لگا دیا۔
اس اور اس کی تقویت کے دلائل
کو مستحکم کرتے ہوئے فتاویٰ اس سے
علماء نے بھی اصرار کیا۔

ضرورت تھی اس بات کی کہ اس موضوع پر تحقیقی انداز میں کام کیا جائے اور احادیث پر مخالفین کے تمام اعتراضات کا مسکت جواب دیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عظیم محدث شیخ عبداللہ غماری نے حدیث توسل ضریر پر کام کیا جس کا نام غایۃ التحریر فی بیان صحۃ حدیث توسل الضریر رکھا۔ انہی کے عظیم شاگرد محدث کبیر شیخ محمود سعید ممدوح حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ پر کتاب رفع المنارۃ لتخریج احادیث التوسل والزیارۃ تحریر کی جس میں انہوں نے امت مسلمہ کی طرف سے پیش کردہ احادیث کی صحت کو دلائل کے ساتھ واضح کر کے ثابت کر دیا کہ اس امت کا یہ معمول بحمد اللہ سنت کے مطابق ہے اسے بدعت و شرک قرار دینا کم فہمی کم علمی اور کج فہمی کے سوا کچھ نہیں۔

بندہ کے کہنے پر پہلی کتاب کا ترجمہ مولانا رسول بخش سعیدی صاحب نے دوسری کتاب کا مولانا محمد اکرام اللہ ناصر نے کیا ہے اگرچہ یہ ان کی بھی کاوش ہے مگر بہت ہی بہتر ہے بندہ نے حسب استطاعت نظر ثانی کی صورت میں اس میں حصہ ڈالا ہے۔

ہم مذکورہ دونوں کتب کے ترجمہ کی اشاعت کا شرف بھی حاصل کر رہے ہیں۔ یاد رہے رفع المنارۃ لتخریج احادیث التوسل والزیارۃ کا ترجمہ از مولانا محمد عباس رضوی بنام زیارت و توسل اسی طرح شیخ غماری کی کتاب غایۃ التحریر

فی بیان صحۃ حدیث توسل الضریر کا ترجمہ از مولانا رسول بخش سعیدی پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔

اہل علم سے میری گزارش ہے کہ ان دلائل کو اچھی طرح پڑھیں سمجھیں اور امت مسلمہ کے ہر فرد تک پہنچائیں تاکہ پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ مصنفین، مترجمین اور تمام معاونین کی اس خدمت کو قبول و منظور فرمائے اور ان کتب کو امت مسلمہ میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کے ازالہ کا سبب بنا دے۔

اسلام کا ادنیٰ خادم
محمد عمران قادری
جامع رحمانیہ شادمان، لاہور
۲۰ مارچ ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ بوقت ۱۰:۳۰ دن

فہرست

مقدمہ توسل کی معنوی تحقیق ۲۱
ابن تیمیہ کا ذکر کیوں ۲۵
ابن تیمیہ کا استدلال ۲۶
استدلال کا جائزہ ۲۸
عقیدہ قرآن سے کلام ۳۹
ایک وہم اور اس کا ازالہ ۴۶
شیخ بشیر السہسوانی ۵۳
علامہ بدرالدین عینی ۵۶
امام محمود آلوسی ۶۳
توسل کا تعلق اعتقادیات سے نہیں۔ ۶۴
الشیخ حسین بن غنام الاحسائی ۶۶
الشیخ سعد بن محمد بن عتیق النجدی ۶۸
محمد بن عبدالوہاب ۷۰
الشیخ تنومی ۷۱
دلیل مخالف کی صحیح تحقیق ۷۵
اسود کے قول کی حقیقت ۸۱

ابو بکر الجزائری کا محاسبہ ۸۲
محمد صالح العثیمین کا تعاقب ۸۳
حدیث نمبر ۱ ۹۱
حدیث نمبر ۲ ۹۲
سند کی توثیق ۹۳
حافظ ابن حجر عراقی اور عسقلانی کا استنباط ۹۵
نفیس تحقیق ۹۵
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ۹۵
سند کی تحقیق ۹۶
مشہور ضابطہ ۹۷
اثبات مسئلہ ۹۸
حدیث نمبر ۳ ۹۸
تخریج حدیث ۱۰۰
متابعت کی تخریج ۱۰۰
تقریر مؤلف ۱۰۰
ابو جعفر ۱۰۱
موقوف حدیث ۱۰۱
توثیق سند ۱۰۳
اعتراض ۱۰۳
جواب ۱۰۳
ضعیف کہنے والوں کی کوشش ۱۰۵
وجوہات باطلہ کا تفصیلی رد ۱۰۵

حدیث ثانیہ کا تجزیہ ۱۰۶
اعتراض ۱۰۶
جواب ۱۰۷
تیسری تکبیر کی صحت ۱۰۷
اعتراض ۱۰۷
جواب ۱۰۸
جواب نمبر ۲ ۱۰۸
تنبیہ ۱۰۸
فصل ۱۱۱
اعتراض ۱۱۱
جواب ۱۱۱
فصل ۱۱۴
امر ثانی ۱۱۸
امر ثالث ۱۱۹
امر اخیر ۱۲۲
خلاصہ کلام ۱۲۵
البانی کا تضاد ۱۲۷
حدیث نمبر ۴ ۱۲۸
فائدہ ۱۳۳
شیخ ابن حبان کی تقسیم ۱۳۴
حدیث نمبر ۵ ۱۳۸

توثیق سند	۱۳۹
حافظ عراقی	۱۴۴
تحقیقی گفتگو	۱۴۴
البانی اور ان کا محاسبہ	۱۴۵
محدثین کی توثیق	۱۴۸
حاصل کلام	۱۵۱
حدیث نمبر ۶	۱۵۲
مفصل گفتگو	۱۵۴
اسباب تعلیل	۱۵۶
فصل	۱۵۷
فصل	۱۵۸
تنبیہ	۱۵۹
اعتراض	۱۶۱
جواب	۱۶۱
حاصل کلام	۱۶۵
اہم نوٹ	۱۶۶
علت شاذہ	۱۶۹
قاعدہ	۱۶۹
جرح بسبب تدلیس	۱۶۹
جرح بسبب تشیع	۱۷۴
بسبب روایت منکر	۱۷۴

حاصل کلام	۱۸۳
امام ابن شاہین	۱۸۶
امام ابوبکر بزار	۱۸۹
ابوحاتم الرازی	۱۹۰
یحییٰ بن سعید القطان	۱۹۰
امام ابن خزیمہ	۱۹۲
امام ابوعیسیٰ الترمذی	۱۹۸
حدیث نمبر ۷	۲۰۰
تردید وہم	۲۰۱
امام تقی الدین کی تصریح	۲۰۱
فصل	۲۰۳
پہلے کلام کا خلاصہ	۲۰۳
حاصل کلام	۲۰۴
علت شاذہ کے بارے میں	۲۰۵
مرفوع روایت کرنے والے محدثین	۲۰۶
موقوف روایت کرنے والے محدثین	۲۰۷
محدثین کے دو مسلک	۲۰۸
پہلا مسلک	۲۰۸
دوسرا مسلک	۲۰۸
زیادت لفظ کا تدارک	۲۱۰
فصل	۲۱۰

حدیث نمبر ۳	۲۳۳
بیان سند	۲۳۵
مصنف کی رائے	۲۳۷
حاصل کلام	۲۳۸
حدیث نمبر ۴	۲۴۱
بیان سند	۲۴۲
حدیث نمبر ۵	۲۴۴
بیان سند	۲۴۵
سعید بن زربی	۲۴۸
عمرو بن مالک النکری	۲۴۸
ابن حبان کا فیصلہ	۲۴۹
ایک وہم اور اسکا تدارک	۲۵۰
تنبیہ	۲۵۱
ابو الجوزاء اوس بن عبداللہ	۲۵۲
حاصل کلام	۲۵۳
حدیث نمبر ۶	۲۵۴
بیان سند	۲۵۵
ترجیح بالترتیب	۲۵۶
مالک النکری کا مجہول ہونا	۲۵۷
پہلا طریقہ	۲۵۸
دوسرا طریقہ	۲۵۹

درس آخر	۲۶۲
حاصل کلام	۲۶۴
چوتھا طریقہ	۲۶۴
شیخ البانی کی عبارات میں تعارض کی نشاندہی	۲۶۸
فصل	۲۷۰
ایک وہم کا ازالہ	۲۷۰
تیسری علت	۲۷۱
چوتھی علت	۲۷۲
پانچویں علت	۲۷۲

الحمد لله رب العلمين منزل الكتاب واهب العطاء
يختص من شاء بما شاء فهو السميع العليم الحكيم الكريم
الهادي المجيد الوهاب ،
والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد ن المخصوص بالكمالات
السراج المنير البشير النذير الفارق بين الحق والباطل
والهدى والضلال والرشاد والغي، من تبعه نجا ومن خالفه
هلك والإيمان به وسيلة لكل مسلم ۔ اما بعد
فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم
يٰأيها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا إليه الوسيلة
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو (المائدہ ۳۵)
صدق الله العظيم وبلغنا رسوله النبي الكريم
وصلى الله وسلم وبارك عليه وعلى آله فضلاً وشرفاً
لديه وعلى آله الأطهار وصحابته الأبرار ومن تبعه بإحسان
وصلى الله وسلم .... بإحسان ۔
مسئلہ توسل ایک ایسا موضوع ہے جس پر کثیر لوگوں نے لکھا اور بہت
کتب تصنیف ہوئیں تائید اور تردید کا معرکہ گرم رہا یہاں تک کہ یہ
کے درمیان اختلاف حد سے تجاوز کر گیا اور بعض تشدد و مشائخ و اصحابہ
حفظہ اللہ

انتہا پسندی یہاں تک پہنچی کہ انھوں نے اس کو اعتقادیات کا مسئلہ شمار کر لیا۔ یہی سبب تھا کہ اسلاف کے موقف میں محدود خوض ہونے لگا تاکہ جمہور مسلمانوں کا موقف بے غبار ہو جائے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس کی ممانعت و مخالفت پر بڑی چوٹی کا زور لگایا اور اس مسئلہ میں تحریر کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک رسالہ بنام "الاعطاء الصمادية في توحيد الالوهية الواقعة في شبه عبارية" لکھا گیا جس میں صاحب رسالہ نے حافظ ابن حجر کو بھی تشنیع کا نشانہ بنایا محض اس جرم میں کہ انھوں نے توسل کو جب تو اللہ طیبات کو مستحب قرار دیا ہے۔ اس میں جہالت، ہٹ دھرمی اور تعصب کا شاہکار ہے۔

کتنے ظلم کی بات ہے کہ قاضی القضاۃ المسلمین شیخ الحرمین الشریفین حافظ ابن حجر العسقلانی پر تشنیع کے خلاف ایسی مبارک جرأت ہے حالانکہ محض موقف کے اعتراف میں واضح دلیل ہے اور اس اعتقاد کے اعتراف کی کوئی مثال نہیں موجود ہیں جن میں یہ اعتقاد رکھنے والوں پر طعن و تشنیع کو شعار بنایا گیا لیکن اہل علم و فضل نے ایسی بات کا ہی ارتکاب کرتا یا نہ اشارہ کیا کیونکہ ان کی حیثیت محض ایک دو دانے کے بچے جانے یا مکھی کے بھنبھنانے کی سی ہے جو ایک بحر عظیم کو ملوث نہیں ہو سکتی ہے۔

ما يضر البحر أمسى زاخراً
أن رمى فيه غلام بحجر

موجیں مارتے ہوئے سمندر کا کوئی لڑکا پتھر پھینک دے تو اس سے سمندر کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اگر علماء حقیت کے اختصار کے دور میں اس حزب کے رسائل زیر تحریر آنے لگے اور علماء کا موقف ایسی بدعتوں کے خلاف ہی ہو گا اور یہ چیز لوگ متشددین کی گفتگو کے فساد سے واقف ہیں جو ان کا معتقد ہے اور حق ہمیشہ صاحب فضل لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔

اسے عزیز مسلمان بھائی یہ اختلاف فروع دین سے ہے مگر اصول سے ہٹ کر کسی سرکش شیطان یا ذلیل و خوار قسم کے جاہل شخص کے اشارہ سے جو چاہے ہو گا فاسد کرو۔

اس فقہ کو سرنگوں کرنے کے لیے ہم حدیث توسل کے باب میں کتاب کی تحقیق پر اللہ تعالیٰ مدد چاہتے ہیں اور اس مسئلے میں انصاف کی شاہراہ پر گامزن ہونے کا ارادہ کرتے ہیں جیسے ہم صاف بات حرمین و مدینہ زادہ کی سے کو موجود ہو۔ تمام گفتگو حدیث شریف کے قواعد کی پابند ہوگی۔ ان شاء اللہ

سلسلہ احادیث میں حق بیانی کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی غرض و غایت یہ بھی واضح ہے کہ مسئلہ توسل میں اختلاف فروعی اختلاف ہے۔ لہٰذا اس میں کسی کے لیے بھی روا نہیں کہ وہ دوسرے کو سب و شتم کا نشانہ بنائے اور جو انبیاء اور اولیاء کے ساتھ توسل کے قائل ہیں ان کا اعتقاد ایسے ثبوت کا کہ ان جیسے لوگوں کی طرح مضبوط ہیں جن کی تردید کسی بادیہ نشین یا بدعتی کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا مگر صبر کر سکے تو بھی خاموشی سے تسلیم کرے اور کسی کو برا بھلا نہ کہے کیونکہ فروع میں اس قدر افراط کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

ہم اللہ تعالیٰ سے رحمت کی التجا کرتے ہیں کہ حسن بیان سے در گزر فرمائے اور حسن بیان کو قبول فرمائے اور مسلمان علماء کے ساتھ حسن ظن واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سیدھے راستے پر چلائے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ والحمد للہ رب العالمین۔

محمود سعید محمد ممدوح غفر اللہ لہ

مقدمہ

توسّل کی لغوی تحقیق

امام جوہری (الصحاح ۵/۱۸۴۱) میں مادہ "وسل" کے تحت لکھتے ہیں۔

الوسیلۃ ما یتقرب بہ الی الغیر،	وسیلہ وہ ہے جس کے ساتھ غیر کی طرف قرب حاصل کیا جائے۔
والجمع الوسیلۃ والوسائل والتوسیل والتوسل واحد	وسیلہ اور وسائل جمع ہے جس کی واحد توسیل اور توسل آتی ہے۔
یقال: وسل فلان الی ربہ وسیلۃ وتوسل الیہ بوسیلۃ ای تقرب الیہ بعمل۔	کہا جاتا ہے کہ فلاں نے اپنے رب کی طرف وسیلہ پکڑا یعنی کسی عمل سے قرب حاصل کیا۔

امام قرطبی نے اپنی تفسیر (۶/۱۵۹، طبعۃ الشعب) میں کہا۔

فرمان خداوندی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

جبکہ وسیلہ بمعنی قربت ہے، ابو وائل، حسن، مجاہد، قتادہ، عطاء، سدی، ابن زید اور عبداللہ بن کثیر سے یہی منقول ہے اور یہ فعیلۃ کے وزن پر ہے اور قربت

حنبل کی مسلک [illegible] [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] وسیلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب [illegible] اس سے

یوں نقل ہوا ہے

[illegible]

من الناس [illegible]

اور یہ حدیث بھی [illegible] علیہ الصلوۃ والسلام کا

ثبوت ہے الفاظ یوں ہیں

اللھم انی اسئلک [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

یہی دعا میں وسیلہ [illegible] امام احمد بن حنبل کے مسلک

[illegible]

[illegible] امام احمد بن حنبل [illegible] کے مسلک [illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حاجت طلب کرتا [illegible]

[illegible]

[illegible] کیوں؟ [illegible]

[illegible]

[illegible] توسل کے مسئلہ پر [illegible]

[illegible] توسل بالاولیاء [illegible]

[illegible]

[illegible] موضوع ولیس عنه [illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب التوسل والوسیلة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱ [illegible]
کرادی ہے۔

[illegible]

[illegible] قبول نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] قبول نہیں ہوتی

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم

... قال أحمد في منسكه [illegible]
الذي كتبه [illegible]
يتوسل بالنبي صلى الله عليه وسلم
في دعائه وجزم به في
[illegible]

[illegible]

[illegible]

... التوسل والوسیلہ صفحہ ٩٦

اور ابن تیمیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ الفتح ... میں فرماتے ہیں

ويستفاد من قصة العباس استحباب الاستشفاع بأهل الخير والصلاح وأهل بيت النبوة وفيه فضل العباس وفضل عمر لتواضعه للعباس ومعرفته بحقه

[illegible]

ایک وہم اور اس کا ازالہ

[illegible]

[illegible] تفصیل [illegible]

[illegible]

[illegible] عبدالرحمن بن عبداللہ [illegible]

[illegible] ابو طالب کے شعب [illegible]

[illegible] یستسقی الغمام بوجہہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسا اوقات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یستسقی الغمام بوجہہ [illegible]

[illegible] ابو طالب [illegible]

یستسقی الغمام بوجہہ ہے۔

اور حضرت عبداللہ [illegible] ابو طالب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شیخ بشیر السہسوانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

اگر [illegible] یستسقی الغمام بوجہہ کے الفاظ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنت [illegible] سے ثابت ہے۔

[illegible]

سب صحابہ، تابعین، تبع تابعین [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے؟

[illegible] ابو طالب کے قول یستسقی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شیخ بشیر السہسوانی [illegible]

[illegible]

[illegible] سے حصول [illegible] کی
طلب [illegible] ہے کہ [illegible] اور توسل [illegible] ایک
دوسرے [illegible] ہو تو [illegible] ہے

علامہ عبدالحئی فرنگی محلی علامہ [illegible] محلی نے [illegible] میں [illegible]
میں اس [illegible] یوں [illegible]

[illegible] ابو طالب کے [illegible] ہاشمی [illegible] ہے کہ [illegible] توسل کی
ابتداء میں ان کے چچا [illegible] حضور [illegible] صلی [illegible] علیہ
پیش [illegible] کہ آپ عبدالمطلب کے [illegible] وقت [illegible] تھے [illegible]
صلی اللہ علیہ [illegible] ساتھ [illegible] لوگ [illegible] وقت [illegible] آپ کی [illegible]
کے [illegible] کی برکت سے [illegible] تھی

[illegible] "[illegible] الحاجۃ" [illegible]
توسل [illegible]
[illegible] موجود نہیں

علامہ محمد بن علی الشوکانی علامہ محمد بن علی الشوکانی [illegible] کے ساتھ توسل کے جواز [illegible]
[illegible] نہیں بلکہ ان کے [illegible] کی [illegible]
موصوف [illegible] کتاب "الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید" [illegible]
[illegible] کیا ہے

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں کسی مخلوق کے کسی [illegible] وسیلہ
پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے رب سے [illegible] طلب کرتا ہے [illegible]
[illegible] شیخ عزالدین بن عبدالسلام [illegible]

اس [illegible] کی بارگاہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا وسیلہ
[illegible] جائز نہیں [illegible] اس بارے میں حدیث صحیح ہو [illegible]
[illegible] حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کی [illegible] سنن
[illegible] ہے [illegible] نے اس کو نقل کر کے [illegible] صحیح بھی کہا
[illegible] اس کی [illegible] کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم [illegible]
[illegible] تھے [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
[illegible] آپ [illegible] وسیلہ [illegible]
[illegible]
[illegible] وسیلہ ہو گیا [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] کی حیثیت سے [illegible] تھے۔

[illegible] توسل [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible] وصال پاک [illegible] موجودگی میں [illegible] اللہ
[illegible] وسیلہ پیش کرنا [illegible] حیات مبارکہ میں توسل [illegible]
صلی اللہ علیہ [illegible] بعد از وصال توسل [illegible] رضی اللہ عنہم کے [illegible]
[illegible] سے ثابت ہے [illegible] کہ ان میں سے کسی [illegible]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض یا انکار نہیں کیا جب آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ پیش کیا

یہ قول شیخ عز الدین کی تقریر حسن پر علامہ شوکانی کی تعریف [illegible] کہ میرے نزدیک اس کی کوئی وجہ نہیں

حسن و [illegible] توسل کوئی بھی [illegible] کے ساتھ حاصل کی جاتی ہے جیسا کہ عز الدین بن عبد السلام کا قول ہے اور وہ مخصوص نہ ہونے کی کوئی وجہ [illegible] سے [illegible] مؤلف اتحاف [illegible] سے کہا ہیں۔

مؤلف اتحاف [illegible] سے ثابت نہیں

۲۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صاحب فضل اور اہل علم کے ساتھ توسل کی تحقیق یہ ہے کہ ان کے اعمال صالحہ [illegible] کے ساتھ وسیلہ پکڑا گیا کیونکہ فضیلت اعمال [illegible] سے حاصل ہوئی ہے لہٰذا جب کوئی قائل کہے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْعَالِمِ الْفُلَانِيِّ فَهُوَ بِاعْتِبَارِ مَا قَامَ بِهِ مِنَ الْعِلْمِ	اے اللہ میں تیری بارگاہ میں فلاں عالم کا وسیلہ پیش کرتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس علم کا وسیلہ جو اس عالم کے پاس ہے۔

اور صحیحین وغیرہ میں ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تین اشخاص کا ذکر فرمایا جن پر [illegible] پتھر کی [illegible] چٹان نے راستہ بند کر دیا تھا کہ ان میں سے ہر ایک نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اپنے

۵۔ [illegible] گیا ہے کہ توسل کا [illegible] ہے اور مخالفت جس [illegible] سے منع کیے [illegible] اس کی حقیقت میں کوئی وجود نہیں۔

باقی اگلے صفحہ پر

[illegible] میں سے سب سے زیادہ مخلوق [illegible] سے عمل کا وسیلہ پیش کیا تو حجت [illegible] ثابت ہو گی

مگر [illegible] کے ساتھ توسل جائز ہوتا [illegible] جیسا کہ اس مسئلہ [illegible] الشیخ عز الدین بن عبد السلام [illegible] توسل صلی اللہ علیہ وسلم

الشیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ [illegible] لیکن علامہ [illegible] کا کلام بالواسطہ نقل کیا جیسا کہ [illegible] شیخ [illegible] السید محمد علوی المالکی [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] مسئلہ [illegible] کرتے ہوئے [illegible] نقل کرنے میں غلطی ہوئی ہے کیونکہ ان کا فتویٰ [illegible] اللہ تعالیٰ پر قسم ڈالنے کے بارے میں ہے نہ کہ کسی کے [illegible] سوال کرنے کے بارے میں [illegible] بعینہٖ یہاں نقل [illegible] ہے کہ مراد [illegible] فتاویٰ [illegible] تعلق سے [illegible] حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو دعا سکھائی جس کے شروع میں یہ کلمات ہیں:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ	اے اللہ میں تجھ پر قسم [illegible] تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم [illegible]

اگر یہ حدیث صحیح ہے تو مناسب ہے کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہی محدود رکھا جائے کیونکہ آپ [illegible] کے سردار ہیں [illegible] کسی اور [illegible]

باقی اگلے صفحہ پر

ان کے واقعہ کو بیان کرنے کے بجائے اس عمل کی تردید کرتے ہیں [illegible]
بھی [illegible] اس واقعہ [illegible] حالانکہ آپ کے [illegible]
سے [illegible] کسی سے [illegible]
کی [illegible] اور [illegible] توسل سے منع کرنے والے [illegible]
کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

فرشتے یا ولی کے ساتھ اللہ پر قسم [illegible] میں
ہے [illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
کو [illegible]

پھر الشیخ عبداللہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
کہ شیخ عزالدین کا کلام [illegible]
علامہ السبکی [illegible]
استدلال اسی مسئلے پر کیا [illegible]
اللہ تعالیٰ پر [illegible] کی خصوصیت سے ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] قسم [illegible]
جو [illegible] ابن تیمیہ پر بھی یہ [illegible]
پر [illegible] اللہ [illegible]

* بحوالہ رد المحکم المتین صفحہ ۵۴، ۵۵، ۵۸ [illegible]
صفحہ ۱۴۴

[illegible] کو [illegible] قرآن کریم کی [illegible]
[illegible]

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (الزمر ۳)	ہم تو صرف اس لئے ان کی [illegible] ہیں کہ [illegible] ہمیں اللہ کے پاس [illegible]
[illegible] وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ (الرعد ۱۴)	[illegible] اسی کو پکارنا [illegible] جو اس کے سوا [illegible] ان کی کچھ بھی نہیں سنتے۔

[illegible] مَا نَعْبُدُهُمْ [illegible] اِلَى اللّٰہِ [illegible] کہ [illegible] عبادت کرتے تھے اور کسی [illegible] پڑھنے والا [illegible] عبادت نہیں [illegible] کی وجہ سے اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرتبہ و مقام [illegible] کے سبب اس کو وسیلہ پکڑتا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان [illegible] لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] کسی عام [illegible] پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پکارتا [illegible] کسی [illegible] کسی بندے کے نیک عمل [illegible] وسیلہ پیش کرتا ہے [illegible] اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیا جن پر [illegible] اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے [illegible] وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ [illegible] وضاحت کرتا ہے

کہ وہ لوگ ان بتوں کو پکارتے ہیں جو ان کی دعا سن ہی نہیں سکتے اور جس رب کو نہیں پکارتے جو دعا سنتا اور قبول کرتا ہے۔

پس ما فوق الاسباب وسیلہ پیش کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کرتا ہے اس کے علاوہ کسی سے دعا نہیں کرتا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی اور سے دعا کرتا ہے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ اس میں شرک نہیں تو اب توسل سے روکنے والوں کے اعتراضات کی وجہ آپ پر عیاں ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے دلائل پیش کرتے ہیں جو کلی طور پر باطل و مردود ہیں اور استدلال کرنے والوں کی صورت حال پر منطبق نہیں ہوتے، اور وہ اس طرح کے دلائل پیش کرتے ہیں، ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وما ادراک ما یوم الدین	اور تو کیا جانے کیسا ہے انصاف کا دن
ثم ما ادراک ما یوم الدین	پھر تو کیا جانے کیسا ہے انصاف کا دن
یوم لا تملک نفس لنفس	جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی
شیئا والامر یومئذ للہ	اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

(الانفطار/۸۲: ۱۷، ۱۸، ۱۹)

اس آیہ کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ روز قیامت مخلوق بالاتفاق میں صرف اسی کا ہی حکم ہوگا۔ اس ذات پاک کے علاوہ کسی کا اور کچھ حکم نہیں ہوگا۔ اور کسی نبی یا عالم وغیرہ کا وسیلہ چاہنے والا یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ وہ روز قیامت کے امر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ساتھ شریک ہے

(معاذ اللہ)

خدا نخواستہ اگر کسی کا کسی بھی بندے کے بارے میں یہ عقیدہ ہو جائے؟

اور ان آیتوں سے جو کچھ بھی مخلوق میں سے ہیں شفیع و وسیلہ کی نفی پر ایک اور استدلال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لیس لک من الامر شیء	یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں (آل عمران)
قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا	تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں (الاعراف ۷: ۱۸۸)

وہ ان آیتوں سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ نہیں اور وہ کسی ذات کے نفع کے مالک نہیں تو کیسے ان کا وسیلہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ یہ اعتراض وہ ان آیتوں سے کرتے ہیں جب کہ ان آیتوں کا مفہوم وسیلہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور یہی کسی اور چیز کی دلیل ہے۔ اور جب یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود اور شفاعت عظمیٰ کا مقام ہے اور ان کو معین کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا اور یہی ان کا منصب ہے

سل تعط واشفع تشفع	مانگ تجھے عطا کیا جائے گا اور سفارش کر تیری سفارش قبول کی جائے گی۔

اس معنیٰ سے یہ کتاب کی آیتیں اور یہ قید بیان کرنے کی کوشش ہے کہ اللہ کی عظمت اور ملک میں جو تصرف ہے جس کو وہ پسند کرے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا اور استدلال جو جاہلوں نے حضور کے بارے میں کیا ہے

(معاذ اللہ)

وانذر عشیرتک الاقربین	اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ

(الشعراء ۲۶: ۲۱۴)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں کہتے تھے۔

یا مالک [illegible] — [illegible]

من اللہ شیء [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] من اللہ شیء — [illegible]

اس میں [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]

اس [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]

اس [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا [illegible]

سے ہو یا کوئی اور

یہ حقیقت تو ہر مسلمان کو معلوم ہے لیکن اس میں [illegible]

جس سے [illegible] اللہ جل [illegible]

[illegible]

مالک ہے [illegible]

کوئی ایسا [illegible] طور پر [illegible]

اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی ذات پاک سے

[illegible]

یہاں تک علامہ [illegible] نقل کیا [illegible]

علامہ آلوسی کا کلام پیش خدمت ہے۔

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]

علامہ محمود آلوسی [illegible] کے ساتھ [illegible] پیش کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — اے اللہ [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] سوال میں کوئی فرق نہیں

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — اے اللہ [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

توسل کا تعلق اعتقادیات سے نہیں

توسل فروعی مسائل کا ایک موضوع ہے کیونکہ یہ حقیقت وسیلہ پکڑنا بھی شریعت کے حساب میں قربت حاصل کرنا ہے

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا ارشاد ہے

يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وابتغوا اليه الوسيلة	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

(المائدہ ۳۵)

توسل کی کئی قسمیں ہیں اور اس کا حکم جواز، مستحب اور حرمت کی مختلف صورتوں میں منقسم ہوتا ہے۔ اس کے حکم کا تعین احکام شرعیہ سے متعلق ہے جس کا موضوع علم فقہ ہے [illegible] موضوعات کو توحید اور فقہ میں داخل [illegible] ضوابط معلوم ہونے چاہئیں کہ ہر بحث اپنے مقام پر کلام ہے

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کا اپنی دعا میں یوں کہنا مکروہ ہے

اسئلك بمعقد العز من عرشك	میں تجھ سے تیرے عرش [illegible]

کے ساتھ سوال کرتا ہوں

(امام محمد کی الجامع الصغیر [illegible])

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس قول کو مکروہ سے تعبیر کیا تو [illegible] ہے کہ آیا کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی جیسا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تخریج احادیث
التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثبوت ۱

[illegible] محمد بن اسماعیل [illegible] علیہ نے صحیح بخاری میں

[illegible] ۱۰۰۸

[illegible] عبدالرحمن بن عبداللہ

[illegible] والد سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو

[illegible] شعر کی مثل [illegible] کرتے [illegible]

وابیض یستسقی الغمام بوجهه   ثمال الیتامی عصمة للارامل

[illegible] چہرے کے توسل سے بارش طلب

[illegible] یتیموں کی [illegible] پناہ [illegible] بیواؤں [illegible]

[illegible]

[illegible] سالم نے اپنے والد سے بیان کیا

[illegible] شاعر کا قول [illegible] بارش طلب کرنے [illegible] حضور

[illegible] منبر [illegible] تو بارش ہوتی

[illegible]

وابیض یستسقی الغمام بوجهه   ثمال الیتامی عصمة للارامل

[illegible] ابو طالب کا [illegible] ہے

[illegible]

[illegible] ابن ماجہ نے

[illegible] بیہقی نے دلائل النبوة (۶/۱۴۳) اور السنن الکبری

[illegible] سند صحیح کے ساتھ موصول کیا ہے۔

سب سے پہلے [illegible] کے [illegible] سے نقل کیا
ہے اور [illegible] دلائل النبوۃ [illegible]
[illegible] نقل کیا ہے

"سعید بن [illegible] سے [illegible]
بن مالک رضی اللہ عنہ سے

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] آپ صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ صلی اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible] کرتے ہوئے [illegible]
[illegible] آپ صلی اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

جو میرے نزدیک ثقہ ہے بجز اس روایت کے [illegible]

حدیث ۲

[illegible]

سند کی توثیق

[illegible]

حافظ ابن حجر عسقلانی کا استنباط [illegible]

[illegible] اہل بیت اطہار کو وسیلہ بنانا مستحب ہے [illegible]

[illegible]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فاقتدوا ایها الناس [illegible]

[illegible]

سند کی تحقیق [illegible]

اور ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق [illegible] طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس کی سند [illegible] ضعیف ہے۔

حدیث ۲

تخریج حدیث [illegible]

[illegible]

متابعت کی تخریج [illegible]

[illegible]

تقریر مؤلف [illegible]

[illegible]

[illegible] میں ذکر کیا ہے

[illegible] امام بخاری نے تاریخ کبیر [illegible] ۲۰۹ میں اور طبرانی [illegible] مستدرک (۱/۲۲۷) میں [illegible]

[illegible]

متن حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible] مجھے
[illegible]

توثیقِ سند [illegible] شعیب بن سعید کی سند [illegible]

[illegible] ہے

اور اس حدیث [illegible] روایت کیا ہے [illegible]

[illegible] صحیح ہے

[illegible] طبرانی [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible]
کے بعد کسی کلام کی گنجائش نہیں۔

اعتراض [illegible] حدیث [illegible]

جواب طبرانی نے "شعیب بن سعید [illegible]" [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] تصحیح ہوتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] تصحیح [illegible]
[illegible]

[illegible] **کرنے والوں کی کوشش** [illegible]
[illegible] کوشش [illegible]

[illegible]

[illegible]

شعیب بن سعید [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کوشش [illegible] باطل [illegible]
[illegible] کوشش [illegible]
[illegible]

بات باطلہ [illegible] [illegible]
[illegible]

[illegible] طبرانی [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] تبدیل کرنے والا ہے

کی کتاب کے صحیح ہونے پر دلالت کرے [illegible]
کشف [illegible]
[illegible]
[illegible] کی کتاب کے [illegible] صحیح نہیں۔

جواب ۲ ابن عدی نے [illegible]
[illegible]
کتاب کی صحت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تنبیہ [illegible]
علی بن مدینی [illegible] شبیب بن سعید کے [illegible]
[illegible] ۹۶ [illegible]
قال ابن عدی [illegible] کان [illegible]
اور [illegible] ابن عدی کے [illegible]
" ثقة [illegible] کان [illegible] "
[illegible] ابن عدی کے کلام [illegible] " ثقة " [illegible]
[illegible]
[illegible] شبیب [illegible]
[illegible]
[illegible] شبیب کی توثیق کی [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شبیب بن سعید [illegible] حدیث کو قبول کرنے کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شبیب [illegible] ابن عدی کی عبارت [illegible]
[illegible]
[illegible] ابن عدی سے نقل کی [illegible]
[illegible] شبیب [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی کتاب کے صحیح ہونے پر دلالت کرتا ہے [illegible]

[illegible]

جواب ۲ [illegible]

[illegible]

تنبیہ [illegible]

قال ابن المدینی [illegible]

[illegible]

ثقة [illegible]

[illegible]

[illegible] شیب سے بلخی

[illegible] عبارت [illegible]

[illegible] کی عبارت

[illegible]

[illegible] ہے۔

پہلی عبارت [illegible] اس کی [illegible]

حالانکہ یہ عبارت [illegible]

دوسری عبارت [illegible]

[illegible] اس حال میں [illegible]

میں بیان [illegible]

پہلی عبارت میں [illegible] دوسری میں [illegible]

واضح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حاصل کلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل

[illegible]

[illegible] ۲۰۸ [illegible]

[illegible] ہے

[illegible] مطلب نہیں کہ

[illegible] جب وہ [illegible]

[illegible] کتاب سے صحیح

[illegible] بیان کی [illegible]

[illegible] ان کے

[illegible] بات کا

[illegible] ضعیف الحفظ

[illegible] ہے۔

[illegible] لوگوں کے ایک پورے گروہ

[illegible] ہمام البصری

[illegible] ابراہیم بن سعد

[illegible] کی صحبت [illegible] ہے

[illegible] کے بارے میں

بیان کی گئی ... [illegible] ... شعیب بن سعید
[illegible]

فصل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ روایت کرتا ہے کہ راوی نے اسے یاد رکھا [illegible] اس کو ابن سے [illegible]
مقدمہ الفتح ۱۲۳ میں نقل کیا۔

تو کیا امام احمد بن حنبل کا یہ [illegible] روایت کرتا [illegible]
[illegible] کہ شعیب سے [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] وہیں [illegible]
([illegible] المستان)

حاصل کلام یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے
[illegible]
[illegible] امام حاکم [illegible] بیہقی
[illegible] الطلبی

[illegible] جیسا کہ ایک تحریر "فاروق"

[illegible]	"[illegible] مسلم بن [illegible] بیان
[illegible]	کیا اس نے [illegible] بیان کی
[illegible]	ان سے [illegible]
[illegible] عمارہ بن	[illegible]
[illegible]	[illegible] تعالیٰ [illegible]
[illegible]	الحدیث
[illegible] التقی [illegible]	
[illegible]	
[illegible] اللہ [illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	

حدیث ۴

[illegible]

ثنا سفیان الثوری عن عاصم الأحول، عن انس بن مالك

[illegible]

[illegible]

توثیق ابن حبان کی تقسیم

[illegible]

[illegible]

حاصل کلام

[illegible]

حدیث ـــــ ٥

[illegible]

حافظ [illegible] الکشف الاحثا [illegible] ٣٩٠ میں کہا

[illegible]

حافظ عراقی نے تخریج الاحیاء [illegible] میں کہا [illegible]

ہیثمی نے مجمع الزوائد [illegible] میں کہا [illegible]

[illegible]

[illegible] شیخ علامہ محقق سید عبداللہ بن صدیق [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ

[illegible] مسعود [illegible] کلام [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] کلام نہیں کیا [illegible]
[illegible] کلام [illegible]
[illegible] حدیث
[illegible] ہوتی ہے واللہ اعلم
[illegible] کے مطابق اس حدیث
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث کو ضعیف [illegible]
[illegible] اس حدیث کو [illegible] دوسری حدیث [illegible]
[illegible] روایت کیا ہے اور اس سے حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اور قضاعی نے مسند شہاب (فتح الوهاب ۱/۱۲۱) میں اور ابو یعلیٰ [illegible]
نے الارشاد (۱/۳۴۳) میں۔

اور [illegible] طریق مالک سے انہوں نے [illegible] یحییٰ بن سعید [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دونوں ہے جس سے احادیث میں غلطی ہوتی تھی

اور [illegible] ابن عدی کے [illegible] ابن ابی رواد کے [illegible]
[illegible] (۱۹۸۲/۵) [illegible] ذہبی کے [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور علامہ ذہبی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور علامہ ذہبی نے ان کو [illegible] صدوق کے ساتھ [illegible]
(السیر ۹/۳۲۴) میں کہا
"العالم القدوة الحافظ الصدوق"

۳- پھر [illegible]
[illegible] "یحتج به" [illegible]

ف [illegible]
[illegible]

[illegible] حدیث [illegible] الکبیر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جس سے [illegible] ثقات [illegible]
[illegible] ابن معین [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(۱) [illegible] التقریب [illegible] ابن حبان کے [illegible]

[illegible] تقریب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ابن حبان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الله تعالیٰ من اتباع الهوى [illegible]

کے مستحق ہیں کہ [illegible] قرار دیا جائے

کس طرح یہ عقلی ترک کا مستحق ہو سکتا ہے؟ لیکن وہ واقع در [illegible] کرنے میں منفرد [illegible] امام احمد اور ابن معین جیسے ائمہ اس کی [illegible] ابن حبان تو [illegible] مبالغہ کرتا ہے [illegible] اس کے بارے میں ذہبی نے میزان ۲/۱۷۲ میں کہا کہ

"ابن حبان مبالغہ کرتا ہے ایک ثقہ آدمی کے بارے میں وہ کہہ دیتا ہے جو [illegible] معلوم نہیں کہ اس کے دماغ سے کیا نکل رہا ہے"

اور گویا ابن حبان نے عبد المجید بن ابی رواد پر جرح [illegible] اس کی سند [illegible] مجمع [illegible] ۱۶۹/۱۱ میں [illegible] کے طریق [illegible] ابن عباس سے کہ

القدرية كفار والشيعة هلكة	قدریہ کافر، شیعہ ہلاکت اور حرو-
والحرورية مبتدعة ولا نعلم	ریہ بدعت ہیں اور ہم حق نہیں جانتے
الحق إلا في المرجئة	مگر مرجیہ میں۔

دارقطنی نے "الافراد" میں کہا اس روایت میں عبد المجید منفرد ہے اور حافظ نے التقریب ۱/۵۱۹ میں [illegible] کے [illegible] ثقہ ہے

میں کہتا ہوں جو کچھ دارقطنی اور حافظ نے کہا حق ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن عبد المجید کو تہمت لگانا مقصود نہیں [illegible] بلاشک درست ہے کہ [illegible] ابن حبان [illegible] کیونکہ [illegible] نہیں کرتا ہے۔

[illegible] کہ [illegible] میں سے کچھ بیشک [illegible] میں سے [illegible] کرتا ہے جس کو اس سے عجیب [illegible] جس [illegible] ہے۔

امام احمد بن حنبل نے کہا کہ بعض ایسی احادیث جن کو ابن جریج نے نقل [illegible] موضوع ہیں۔ ابن جریج پرواہ نہیں کرتا کہ وہ انہیں [illegible] ہے۔ [illegible] المیزان ۲/۶۵۹ میں ہے

اس سے معلوم ہوا کہ ابن حبان کی جرح محل نظر ہے اور [illegible] ہوتی ہے یعنی اس شخص میں جس [illegible] ابن جریج سے نقل کی [illegible]

[illegible]

حاصل کلام

یہ شیعہ [illegible] ہے جس طرح اس کے معاصر ابو حاتم اور ابن معین نے [illegible] ہے اس میں کلام [illegible] [illegible] اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جائے گی

[illegible] سبب سے کہ امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس پر اعتماد کیا ہے اور [illegible] میں اس سے روایت کی ہے اور اس لیے حافظ ابن حجر نے [illegible] میں کہا

[illegible]	ثقہ ہے مرجی ہے، ابن حبان نے اسے عیب لگایا ہے۔

پس ذہبی [illegible] کی توثیق کی تصریح کرتا ہے اور اس کی [illegible] ہونے میں موثر نہیں ہے اسی لیے ابن حبان نے اسے عیب لگایا [illegible] کوئی [illegible] ہوتی تو اس کی توثیق کی تصریح نہ کرتے۔ واللہ اعلم [illegible] نے عیب [illegible] کی وجوہ ہیں

۱۔ اس نے "الضعیفہ" (۲۰۰/۱) میں کہا کہ شاید یہ حدیث حسن کو [illegible] ابو مسعود سے موقوفاً روایت کی ہے۔ اس کی اصل [illegible] یہ مرسل حدیث [illegible] اس میں علت [illegible] اس کو ابن مسعود سے موقوفاً [illegible] صحت دینے سے مختلف ہے۔

میں کہتا ہوں یہ علت ہے [illegible] لفظ کذب کی نہیں بلکہ اکذب الحدیث [illegible] سے اس کی [illegible] مسند [illegible] کے علاوہ میں لایا ہے۔

اس لیے کہ [illegible] آتی ہے [illegible] اختلافات ہے [illegible] ایک حصہ [illegible] اور میں نے [illegible] البانی سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

۲۔ یہ چیز [illegible] حدیث [illegible] قوی ہو جاتی ہے اور ایک یہ ہے کہ جب یہ [illegible] دوسرے طریق متصل سے [illegible] ضعیف [illegible] حسن [illegible] کے باب سے ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ حجت قائم ہوتی ہے [illegible] جب ایسی موصول [illegible] ضعیف کی قسم سے ہے جیسا کہ البانی کے [illegible] کی بنا پر اس [illegible] ہے تو مرسل صحیح ہے اس کے ساتھ ملائیے تو وہ حسن لغیرہ کی قسم سے ہو جاتی ہے جس پر عمل کرنا [illegible] واجب ہے۔

دراصل شیخ البانی کے پاس تعصب [illegible] کے علاوہ [illegible] نہیں دیکھی [illegible] اس قسم کی احادیث کے رد کرنے میں [illegible] سب سے زیادہ اس حدیث کے

[illegible] اس کی [illegible] اور اس کے [illegible] ہے

یہ معاملہ [illegible] ہو چکا ہے کہ حدیث مرسل شروط کے ساتھ [illegible] شیخ اسماعیل انصاری [illegible] اس [illegible] ہے

[illegible] (۲/۱۱۰) [illegible] مرسل صحیح جمہور فقہاء کے نزدیک [illegible] حافظ ابن کثیر نے کہا:

[illegible] مذہب مالک [illegible] — امام مالک، ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے مذہب میں اس کے ساتھ حجت صحیح ہے اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی یہی مروی ہے۔

[illegible] کے مذہب میں اس کو حجت بنانے کی شرط معروف [illegible] کسی [illegible] سے بھی آئے اگرچہ مرسل ہی ہو [illegible] مرسل صحیح ہے [illegible] کے علاوہ دیگر اصول حدیث [illegible] بھی حجت ہے۔

[illegible] کے ساتھ ہر انصاف پسند کے لیے ظاہر ہو گیا کہ اس حدیث [illegible] کے سقوط کا [illegible] کہ یہ مرسل ہے تو [illegible]

[illegible] اس [illegible] حدیث قبولیت میں اس حدیث مرسل سے اول ہے [illegible] انصاری [illegible] موصول سے [illegible] حدیث [illegible] سلف میں [illegible] بخاری [illegible] عبدالعزیز [illegible] ہے جس کی تخریج گزر چکی ہے اور [illegible] (واللہ اعلم بالصواب)

ساقط ہے اسی لا ...

میں کہتا ہوں بلکہ ... ظاہر ہوگیا ہے کہ آدمی کی ...

... تناقض اور خود ... ہے ...

حدیث ـــــ ۶

من خرج من بيته الى الصلوة فقال اللهم اني اسئلك بحق السائلين عليك وبحق ممشاي هذا فاني لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا رياء ولا سمعة وخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك فاسئلك ان تعيذني من النار وان تغفر لي ذنوبي انه لا يغفر الذنوب الا انت اقبل الله عليه بوجهه واستغفر له سبعون الف ملك

جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلے اور کہے: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں سوال کرنے والوں کے حق سے جو تجھ پر ہے اور اپنے اس چلنے کی خاطر کے حق سے ... میں غرور و تکبر کے لیے ... اور ریاکاری اور شہرت کے لیے نہیں نکلا بلکہ تیرے غضب سے ... اور تیری رضا طلب کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جانب توجہ فرماتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

مفصل گفتگو ابن ماجہ نے السنن ۱/۲۵۶ میں کہا ...

حدثنا محمد بن سعيد بن يزيد بن ابراهيم التستري ثنا الفضل بن الموفق ابو الجهم ثنا فضيل بن مرزوق عن عطية عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من بيته الى الصلوة (الحديث)

ہم سے محمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم تستری نے بیان کیا کہ ہم سے فضل بن موفق ابو الجہم نے بیان کیا کہ ہم سے فضیل بن مرزوق نے عطیہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلے ... الحدیث

... احمد نے مسند ۳/۲۱ میں یزید بن ہارون سے روایت کی ہے ... اور ... ۱۰۰۰ میں محمد بن فضیل بن غزوان اور ... سے روایت کی

... ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ ... ۸۳ میں ... سے ... عمل ... روایت کی

... حدیث علی بن الجعد ... ۲۰۲۳ ... ابو عمیر ... سے ... ہے کیا الدعوات ... یزید بن ہارون سے جیسا کہ ... میں ہے

... الدعوات الکبیر ... ابن ابی بکیر سے۔

... فضیل بن مرزوق سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے اس کو بطور موقوف روایت کیا اور اس کو ابن ابی ... ۲۱۱ - ۲۱۲ میں وکیع سے اور ابو نعیم فضل بن دکین سے جیسا کہ الامالی الاذکار ۱/۲۷۲ میں ہے۔

اور داؤد بن ... نے فضیل بن مرزوق سے انھوں نے عطیہ سے انھوں نے
حضرت ابو سعید سے روایت کو بطور موقوف روایت کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے
جیسا کہ عنقریب اس کی وضاحت آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ

اور اس حدیث کی سند حسن کی تصریح کی ہے اور اسی طرح جماعت نے جن میں
کبار حفاظ ہیں سے چند ایک یہ ہیں۔

حافظ دمیاطی نے المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح ...

۲۔ حافظ ابوالحسن مقدسی حافظ منذری کے شیخ جیسا کہ الترغیب
والترہیب ۳/۲۷۳ میں ہے۔

۳۔ حافظ عراقی تخریج احادیث الاحیاء ۱/۲۹۱ میں

۴۔ حافظ ابن حجر عسقلانی امالی الاذکار ۱/۲۷۲ میں

۵۔ حافظ بوصیری مصباح الزجاجۃ ۱/۹۹ میں

لیکن ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں فضیل بن مرزوق کے طریق سے اس کی
کی اور ان کے نزدیک وہ صحیح ہے

پس ان پانچ حفاظ رحمہم اللہ تعالیٰ نے حدیث کو صحیح ... کسی
ان الفاظ پر ... یقینی اور ... کے لائق ہے ... عنقریب
بیان کریں گے کہ ... ان کے ... کا ... ہے
ہے ان شاء اللہ تعالیٰ

لیکن ضروری ہے کہ پہلے ان اسباب کو ذکر کیا جائے جن کی بنا پر
حدیث کو معلول کیا گیا پھر اس پر ... جواب دیں
حدیث کو ان تین علتوں سے معلول کیا گیا

اسباب تعلیل

(۱) ... عطیہ عوفی ...

... سے ... کو موقوف پر ترجیح ہے

فصل

۱۔ ... فضیل بن مرزوق تو وہ صحیح مسلم کے رجال میں سے ہیں اور
ایک جماعت نے اس کی توثیق کی

... نے الثقات ۷/۳۱۶ میں کہا
... حدیث ... اور یہ غلطی ... ہے ...
... اس کی توثیق کی
ابن عدی نے الکامل ۶/۲۰۵۰ میں کہا فضیل کی احادیث
... کوئی حرج نہیں
... مسلم نے ... ہے میں ...
... عجلی نے ... کہا ...
... الدیات ...
... شاہین نے الثقات ... میں شامل کرتے ہوئے
ذکر کی
... ابن حبان نے الثقات میں ... ذکر کیا ۳۱۶
... اس کی توثیق اس شخص نے کی ہے جس کی توثیق
... متفق ... امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی اصول
صحیح مسلم میں ... اس کے ساتھ حجت پکڑی۔
... ایک ... سے ... ان کے پانچ ... فضیل
... کو نقل کیا ... عثمان بن سعید الدارمی ... ان سے نقل کی

اور اس میں کوئی حرج نہیں [illegible] [illegible] سے
[illegible] ہیں۔

اور عبد الخالق بن منصور نے یہ نقل کیا [illegible] حدیث ہے
اور ابن [illegible] نے [illegible] نقل کی
[illegible] [illegible] سے [illegible] سبب
[illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible]
[illegible] کے موافق ہے [illegible] [illegible]

[illegible] کے [illegible] میں [illegible] [illegible]
حدیث کو [illegible] امام مسلم نے اپنی صحیح میں [illegible]
[illegible] کا کلام [illegible] ہے

فصل

[illegible] کرنے [illegible] کے [illegible]
حاکم سے [illegible] [illegible] میں [illegible] مسعود سے [illegible]
[illegible] صحیح [illegible] سے [illegible] مسلم [illegible] [illegible]
میں [illegible] کی تخریج کی

میں [illegible] ہوں کہ حاکم [illegible] ہے [illegible] مسلم [illegible]
مسلم [illegible] کے قول [illegible] میں مقدم ہے
پھر حاکم کا [illegible] روایت نہیں [illegible] حاکم سے [illegible]
کہ عجیب [illegible] ہیں کہ انہوں نے [illegible] لوگوں کی حدیث کی [illegible]
تخریج نہیں کی تو حاکم کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا [illegible]

[illegible] حدیث میں منقطع [illegible] علاوہ [illegible] حاکم نے المستدرک [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ہے

[illegible]

[illegible] [illegible] ۳۳۲۰ میں [illegible] مسلم اس سے [illegible]
[illegible] ہے

[illegible] التعلیقات [illegible] موضوعات [illegible] ۲۵۲ [illegible]
[illegible] کرتے ہوئے [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] حدیث اس سے [illegible] [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ابو حاتم رازی کا [illegible] میں [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] [illegible] کہ [illegible] رجال کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] کے بارے میں حافظ [illegible] کہا [illegible] [illegible]
[illegible] کے [illegible] تعدیل میں [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] حقیقت حال [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کے [illegible] زیادہ [illegible] ہے

[illegible] ۳ / ۲۰۷ میں [illegible] ابو حاتم [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے علاوہ
[illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] کے بارے میں
[illegible] ہے [illegible] [illegible] ابو حاتم کی

جرح کا اعتبار نہ کرو کیونکہ وہ رجال کے بارے میں متعصب ہیں [illegible]
رجال کے ایک گروہ کے بارے میں [illegible]
یہ قوی نہیں وغیرہ۔

بلکہ ابن تیمیہ نے چند رسائل [illegible]
[illegible] صحیح ہے اس سے حدیث لکھی [illegible]
کیا جائے [illegible]
کے اور تعدیل [illegible]
ہے [illegible]

اور ابن عبد الہادی نے "التنقیح" میں کہا۔

[illegible]

[illegible] حسن یحتج [illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل

فصل

میں کلام کیا ہے وہ بھی بیان کی گئی ہے۔

امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں [illegible]

[illegible]

فصل

[illegible]

[illegible]

فصل

[illegible] امام نے عطیہ کے طریق سے حضرت ابو سعید خدری سے مرفوعاً
روایت کی ہے۔ اسی طریق سے جس کو ابن عدی نے روایت کیا
گو ابن عدی نے عطیہ کے ان تمام منکر [illegible]
مضمون [illegible] کیونکہ اصل حدیث صحیحین میں [illegible] ہے
کہہ سکتے ہیں [illegible]
[illegible] ٢٠١ [illegible] بوجی نے [illegible]
٢ ٢٦١ [illegible]
[illegible] نقل کیا ہے

[illegible] میں کلام ہے لیکن [illegible]
[illegible] کے ثبوت کے [illegible]
[illegible] دلیل ہے۔

پھر یہ حدیث امام بخاری نے تاریخ [illegible] میں نقل
کرتے [illegible] حدیث [illegible]
ابو سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] ہیں

نکارت کے معانی

[illegible] کہتے ہیں [illegible] معانی ہیں
١. [illegible]
٢. ضعیف راوی کی اپنے سے ثقہ کی مخالفت ہو
٣. وہ ضعیف [illegible] جس کے [illegible] نہ کیا جائے [illegible]
اس کے کوئی تابع یا شاہد [illegible]

١. [illegible] کے مخالف ہو اور اس کے ساتھ [illegible] الفاظ
[illegible]
٢. [illegible] اگرچہ کسی وجہ سے ہو۔
[illegible] دوسری قسم تو عطیہ [illegible] کسی کی مخالفت کے
[illegible] متن میں [illegible]
٣. [illegible] حدیث [illegible] کوئی بات [illegible]
[illegible] اس کے [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] مفید ہے
[illegible] کہ [illegible] عطیہ کے ابو سعید خدری
[illegible] امام احمد بن حنبل [illegible] کے
[illegible] ہے۔

فصل

١. [illegible] ضعیف [illegible] کتب حدیث [illegible]
[illegible] مروی ہوتی ہے [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] کے [illegible] اس تعدیل کو
[illegible] عطیہ [illegible] کے حق میں وارد ہوئی۔
[illegible]
٢. [illegible] کوئی [illegible] جرح [illegible] کو تعدیل سے
[illegible] طرف منتقل کرے جہاں اس کی حدیث معتبر ہے بلکہ
[illegible] حصہ [illegible] میں پائی جاتی ہے جن کی

[illegible]

فصل

[illegible]

[illegible]

فصل

عطیہ عوفی کے بارے میں جرح کی حقیقت معلوم ہو جانے کے بعد مسئلہ عیاں ہو گیا کہ [illegible] راوی کو ثقہ نہیں [illegible] کسی [illegible] کرتی ہے کیونکہ تشیع کے ساتھ [illegible] کی طرف [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] اس پر عمل۔

اب [illegible] عطیہ عوفی کی [illegible] وصداقت [illegible] حدیث پر [illegible] میں [illegible] اور [illegible] میں اس کی تخریج [illegible] کی بحث

عطیہ عوفی کی توثیق ایک جماعت نے اس (عطیہ) کی توثیق و تعدیل کرتے ہوئے اس کی حدیث کو قبول کیا ہے

ابن سعد نے الطبقات الکبری ۳۰۴/۶ میں کہا

"وكان ثقة إن شاء الله وله أحاديث صالحة ومن الناس من لا يحتج به"

رجل ثقہ ہے ان شاء اللہ اس کی احادیث صالح ہیں اور بعض نے اس کو حجت نہیں مانا

صاحب "الکشف والتبیین" نے اس توثیق کو رد کرنے کا قصد کرتے ہوئے رسالہ مذکورہ ص ۴۰ میں کہا

"اس قسم کی توثیق کثیر ائمہ سے اس (عطیہ) کی تضعیف کے مقابل نہیں ہو سکتی جیسا کہ اس کی تفصیل گذر گئی [illegible] ابن سعد کی توثیق کا اعتماد غالب واقدی پر ہے جو کہ قابل اعتماد نہیں ہے"

(حافظ ابن حجر [illegible] فتح الباری [illegible])

[illegible] اگر [illegible] کسی امام یا [illegible] [illegible] ہو [illegible] ان میں پائے [illegible] [illegible] صاحب [illegible] [illegible] کی [illegible] کا سبب [illegible] معتبر نہیں کیونکہ اس کا [illegible] اور [illegible] اور تشیع کی [illegible] [illegible] جس میں [illegible] عطیہ کے ساتھ [illegible] ابن سعد کا [illegible] واقدی پر ہے جس کی [illegible] لیکن [illegible] ابن سعد کا عطیہ [illegible] کے احوال [illegible] احادیث [illegible] کے کلام [illegible] واقدی کی [illegible] نہیں ہوا

[illegible] عطیہ عوفی کے بارے میں [illegible] [illegible] حافظ ابن حجر [illegible] فتح [illegible] ۳۴۴ میں ابن سعد کا کلام [illegible] بیان کرتے ہوئے کہا۔

[illegible] واقدی کی تقلید [illegible] واقدی اہل مدینہ کے طریقہ پر چل [illegible] [illegible] کو سمجھے گا تو [illegible] پہنچے گا ان شاء اللہ [illegible] ابن سعد [illegible] کی توثیق [illegible] کے اس کو

اور اسی میں ہے کہ میں نے یحییٰ بن معین سے عطیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] عطیہ [illegible]

[illegible] ثقہ [illegible]

درمیان تفاوت ہے

[illegible] ابن معین [illegible]

[illegible]

[illegible] التہذیب

دیکھئے ابن معین [illegible] عطیہ [illegible]

[illegible]

ثقہ [illegible]

[illegible]

اس سے بھی زیادہ پسند ہے

[illegible] ابن معین [illegible] روایت میں ہے

[illegible] حاشیہ: [illegible]

[illegible] ابن معین [illegible]

عطیہ عوفی کی حدیث کی تحسین کی ہے [illegible]

[illegible] ابن معین [illegible]

[illegible] عطیہ عوفی کی تحسین [illegible]

میں بھی کی گئی ہے

عطیہ عوفی [illegible]

[illegible] عطیہ عوفی کے بارے میں جرح و تعدیل کے [illegible]

[illegible] یحییٰ بن معین نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] موجود ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] یحییٰ بن معین کے [illegible]

[illegible]

[illegible] ثقہ [illegible]

[illegible] یحییٰ بن معین [illegible]

[illegible] ۲۸ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مطلق نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] میزان الاعتدال ۳ / ۲۲۱ / ۲۳۵

[illegible] تہذیب التہذیب [illegible] ۹۳ میں

[illegible]

[illegible] ابن معین سے [illegible] جیسا کہ [illegible] معلوم ہو کہ

فصل

[illegible]

فصل

[illegible]

[illegible]

محدثین کے دو مسلک

پہلا مسلک [illegible]

دوسرا مسلک [illegible]

حقیقت [illegible]

[illegible]

تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک غلطی کا تدارک

[illegible]

فصل

[illegible]

واقعہ یہ ہے

[illegible]

خلاصۂ کلام [illegible]

[illegible]

واللہ عزوجل اعلم بالصواب

حدیث

إذا انفلتت دابة أحدكم بأرض فلاة فليناد يا عباد الله	جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ذہبی نے تلخیص ۲/۱۲ [illegible]

[illegible] ابن عباس کے [illegible]

[illegible] کے سبب معلل [illegible]

[illegible] کے سبب حدیث [illegible]

[illegible] موقوف ہونا ہی ہے۔

[illegible] غلط ہے جس کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

خلاصہ: حاصل کلام یہ ہے کہ تحقیق کرنے والے کے [illegible] حدیث کی تقویت کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ پہلی تقویت شواہد سے ہو تو یہ حدیث حسن ہوگی

۲۔ امت کے عمل سے اس کی تقویت ہو۔

[illegible]

حدیث ۸

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۳۲ [illegible]

حدثنا [illegible] سلیمان [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] عن الاعمش [illegible]

[illegible] متروک [illegible] حدیث مقبول [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث ——— ۹

عن رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث ۱۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت آدم علیہ السلام اور وسیلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

کے حالات تاریخ [illegible] میں موجود ہیں

(۲) احمد بن اسحاق [illegible]

[illegible]

(۳) محمد بن صالح [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث ۱۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث طویل ہے

خطیب بغدادی [illegible] تاریخ بغداد [illegible]

[illegible] عثمان بن احمد دقاق [illegible] ابراہیم [illegible] شقیق نے [illegible] ابن مسعود سے بیان کیا کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

[illegible] وحفظ العمر

[illegible]

[illegible] ۱۹۹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نقل کیا

[illegible]

"[illegible] صدیق رضی اللہ عنہ [illegible]"

"[illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]"

[illegible] کرتا ہوں [illegible] حدیث

التوسل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صدیق رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

حاصل کلام

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] الموضوعة [illegible] الصواب

حدیث

[illegible]

[illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس [illegible]

[illegible]

يكون سيء [illegible] الشمس [illegible]
[illegible] معنى [illegible]
[illegible] حتى [illegible] العقت
[illegible] حتى [illegible]
[illegible] العمى

کیا [illegible] کی کتاب [illegible]
[illegible]

بیان مسند [illegible]

[illegible] ابو سلمان [illegible]
اللفری [illegible]
[illegible] نقش [illegible] حدیث
[illegible]
ابو سلمان [illegible] محمد بن الفضل [illegible]
دونوں مشہور ہیں
[illegible] آخر [illegible] اختلاط [illegible] کیا ہے [illegible]
بھی [illegible] ان کی حدیث [illegible] نظر [illegible] ہے۔
۱۔ حافظ ابن صلاح نے [illegible] (صفحہ ۳۹۲) [illegible] امام محمد بن
[illegible] نے آخر عمر میں اختلاط کیا لیکن ان [illegible] بخاری [illegible]
[illegible] روایت لی ہیں وہ اختلاط سے پہلے کی [illegible]

[illegible] تعبیر [illegible] صفحہ ۳۲۳ [illegible]
[illegible] حدیث بیان کرنے [illegible]
[illegible] قبول [illegible]

[illegible] بن عبد الرحمن [illegible] مشہور [illegible]
[illegible] محمد بن الفضل السدوسی
[illegible] احادیث [illegible]

[illegible] صفحہ ۳۲۳ [illegible]
[illegible] حافظ [illegible] اختلاط [illegible]
[illegible]

[illegible] حافظ [illegible] امام [illegible]
[illegible] ابن حبان [illegible]
[illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ایک حدیث [illegible]
[illegible] حافظ [illegible] بھی
[illegible] صفحہ ۳۲۳ [illegible]
[illegible]

سعید بن زید

عمرو بن مالک النکری

ذکر ابن حبان نے "الثقات" میں کیا ہے [illegible] کہ

عمرو بن مالک [illegible] کی [illegible]

[illegible]

اس کے بیٹے [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن حبان کا [illegible]

[illegible]

ابن حبان [illegible]

[illegible]

لیکن [illegible]

[illegible] کی غلطی سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے بارے میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۱۰۲ [illegible]
[illegible]
[illegible] شیخ البانی کا قول ہے
اس کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مارکر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تنبیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] ۹۵۰۸ [illegible]
[illegible] ۲۹۶۷۳ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۲۱۰۳ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اوس بن عبد اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دوسرے درجے سے ہے جو کہ مالک الدار ہیں۔

شیخ البانی کی عبارات میں غلطیوں کی نشاندہی

اب ان غلطیوں پر کلام کرنا باقی ہے جو البانی کی عبارت [illegible]
ہیں ہم محسوس کرتے ہیں ان پر سکوت اختیار نہ کیا جائے۔ البانی [illegible]
"مالك الدار غير معروف العدالة والضبط"
(مالک الدار عدالت وضبط میں معروف نہیں)
ہم کہتے ہیں: عدالت سے یہاں مقصود عدالت عامہ ہے [illegible]
بلاشک و شبہ یہ معیار رجال کے عدالت کی [illegible]
صحابہ کے اماموں نے اس پر ان امور میں اعتماد کیا جو کامل عدالت [illegible]
کی شہادت دیتے ہیں۔

شیخ البانی کا دوسرا قول:

"ابن ابی حاتم نے اس کو الجرح والتعدیل ۴/۱/۲۱۳ میں [illegible]
اور ابو صالح کے علاوہ اس سے کوئی راوی ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا اس میں [illegible]
کے مجہول ہونے کی وجہ ہے اور اس کی مزید [illegible]
نے وسعت حفظ و اطلاع کے باوجود اس میں توثیق نقل نہیں کی [illegible]
جہالت پر باقی رہا۔"

ہم کہتے ہیں:

یہ [illegible] شخص کے منصب [illegible]
[illegible] احادیث پر حکم لگانے [illegible]
البانی کا اعتماد [illegible] رازی کی کتاب پر ہے جس کو اس [illegible]

[illegible] کیا اور تم نے جو جملے کہے ان میں خصوصیت سے [illegible] کیا ہے
[illegible] حافظ ابن حجر نے "[illegible]" میں ابن کثیر نے البدایۃ
[illegible] میں حافظ ذہبی نے تاریخ الاسلام ۳/۱۹۹ میں حافظ
[illegible] میں امام خلیلی نے الارشاد ۱/۳۱۳ میں اور [illegible]
[illegible] "تحفة اللطيفة" ۳/۵۳۲ میں ذکر کیا اور اس کا ذکر
[illegible] التہذیب ۱۰/۲۲۶ میں بھی موجود ہے۔

[illegible] عدالت کا ثبوت ملتا ہے اور [illegible] بھی ثابت
[illegible] ہوتا ہے جماعت نے اس سے روایت کی۔
[illegible] سے سکوت کرنا اس کی جہالت کو
[illegible] نہیں جیسا کہ البانی نے [illegible] اس سے [illegible]
[illegible] کا یہ قول ہے۔

[illegible] جو شخص اس سے ابن ابی حاتم "الجرح والتعدیل" [illegible] میں سکوت کریں وہ مجہول ہے۔
[illegible] مجہول؟

شیخ [illegible] اس [illegible] میں بیان کیا
[illegible] کے [illegible] میں ہے۔

[illegible] مجموعہ [illegible] میں ہے جو "الجامعة الاسلامية" میں
[illegible] "[illegible] تحفة القاري في الرد على الغماري"
[illegible] سے شائع ہوا [illegible] کی تحقیق [illegible] ہیں
[illegible] ہے [illegible] (المدينة المنورة [illegible])

ہم کہتے ہیں کہ

ابن ابی حاتم نے راوی سے سکوت کیا کیونکہ انھوں نے اس میں جرح و تعدیل اور جرح و تعدیل کی مباحث پر کلام ختم کرتے ہوئے کہا: ہم نے بے شمار ایسے اشخاص ذکر کر دیئے ہیں جو جرح و تعدیل سے خالی ہیں اور سکوت اس لیے دیئے ہیں کہ کتاب ان تمام اشخاص پر مشتمل ہو جن سے علم نقل کیا گیا اور ان کو ذکر کر دیں، امید ہے کہ شاید ان کی تعدیل پائی گئی ہو اور ہم اس کو بعد میں ان سے ملاحق کرنے والے ہیں

ان شاء اللہ تعالیٰ

جرح و تعدیل کو نہ پایا جانا، جہالت کو مستلزم نہیں ہے کیونکہ راوی مجہول ہوتا ہے جبکہ اس کی کوئی تصریح نہیں کی گئی ہو، نہ ہی اس کی طرف اشارہ، بلکہ واقع اس کے قطعی طور پر خلاف ہے۔ کتنے ہی راوی ایسے ہیں جن پر ابن ابی حاتم نے سکوت کیا ہے لیکن دیگر کی ان کے بارے میں توثیق موجود ہے۔ کتب رجال ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہیں۔

مزید برآں کہ ابو حاتم، جن کے قول پر ابن ابی حاتم جرح و تعدیل میں اعتماد کرتے ہیں، انھوں نے کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو "مجہول" سے تعبیر کیا ہے۔ جیسا کہ حافظ نے "التہذیب" (۳/ ۳۵) میں اس کی تصریح کی۔

پھر البانی نے "التوسل" (۱۲۰) میں حافظ ابن حجر کی اس سند کی تصحیح کی اور ویسے مضطرب کلام کے ساتھ تو یہ بیان کیا جیسے یہ منقول نہیں ہوا کیونکہ یہ فصل ہے جس میں کوئی ...

واللہ المستعان

فصل

ایک وہم کا ازالہ

اگر یہ کہا جائے کہ فرض کریں ہم نے تسلیم کیا کہ "مالک الدار" مخضرم ثقہ ہے اور کبار صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ان کو وکیل بنایا تو کیا جواب ہوگا ان دو حفاظ یعنی المنذری اور الہیثمی کا جنھوں نے "مالک الدار" کے بارے میں کہا: "لم أعرفه" (میں اس کو نہیں پہچانتا)

ہم کہتے ہیں:

یہ دونوں اس کو نہیں پہچانتے تھے لیکن ان کے علاوہ دیگر ثقہ اس کو پہچانتے ہیں، پھر حکم کیا ہوگا؟

معرفت رکھنے والا نہ جاننے والے پر حجت ہوتا ہے۔ انھوں نے یہ تو نہیں کہا کہ جو نہیں پہچانتا وہ معرفت والے پر حجت ہے۔

یہاں ایک اہم نکتہ ہے جو کہ مذکورہ سے خالی نہیں اور وہ یہ کہ دونوں حافظ المنذری اور الہیثمی نے فقط معرفت کی نفی کی ہے اور جہالت کو کسی نے بھی ثابت نہیں کیا جو کہ ان دونوں کی معرفت نہ ہونے بالفعل پر دلالت کرتا ہے۔

یہاں شیخ البانی نے بڑی بے تکی سے دجل کی جہالت کا دعوے کر دیا حالانکہ دونوں لفظوں میں بہت بڑا فرق معروف ہے۔

حافظ نے "لسان" میں اسماعیل بن محمد الصفار کے حالات کے تحت کہا: (۱/ ۴۳۲)

"ابن حزم کو اس کی معرفت نہیں ہوئی اور اس نے "المحلی" میں کہا: کہ یہ مجہول ہے .... حالانکہ ابن حزم کی عادت ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو

ان الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں یعنی لا اعرفہ یا لا اعرف حالہ۔ لہٰذا اس پر جہالت کا حکم کسی خفی زمانہ کے علاوہ واقع نہیں ہو سکتا سوائے علماء جاننے والے یا اکثر سے حکم لگا دیے گئے۔

اب قاری کو چاہیے کہ دونوں امور میں فرق کو پہچانے، دیکھئے ایک اصطلاح ہے اہلِ فن کی اور ایک معیار کی، دونوں میں فرق ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے اور تھوڑی سی عدم توجہ سے آدمی کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے جیسا کہ شیخ البانی نے "عدم معرفت" سے "منکر یا مجہول" کی طرف کشتی بے دردی سے منتقل کی ہے جو کہ ان کی کتب میں مشہور غلطی ہے اور مصنف فرماتے ہیں، میں نے "الطف الصحیح لما اعترض علیہ من حدیث المصابیح" میں حافظ صلاح الدین علائی کے تعقب میں اس پر تنبیہ کی۔؟

تیسری علت

تیسری علت یہ گمان کرنا کہ ابو صالح ذکوان السمان اور مالک الدار کے درمیان انقطاع ہے۔

یہ ایک محض وہمی علت ہے جس کو صاحب کتاب ھذہ مفاھیمنا ۱۳۱-۱۴۲ نے ذکر کیا۔

یہ جو صاحب کتاب مذکور نے گمان کیا یہ بالکل باطل ہے۔ جو حق بات ہے وہ یہی مستفی نہیں ہو سکتا اور اس کے بطلان پر صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ہم نے دیکھ لیا کہ ابو صالح ذکوان السمان جیسے مالک الدار کی طرح مدنی ہیں اور معاصر ہیں اس کی روایت واضح ہے اور وہ مدلس بھی نہیں ہیں اور سند پر اتصال کا حکم لگانے کے لیے معاصرت کافی ہے جیسا کہ کتب اصول حدیث میں مذکور ہے اور یہاں اتنا ہی کافی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

چوتھی علت

چوتھی علت ان کا یہ کہنا ہے کہ اگر روایت صحیح بھی ہو تو حجت نہیں کیونکہ اس کا دارومدار ایسے شخص پر ہے جس کا نام نہیں لیا گیا اور اس کا نام سیف کی روایت میں بلال ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں اور سیف کے ضعف پر سب کا اتفاق ہے۔

ہم کہتے ہیں:

بے شک سیف منفرد ضعیف ہے لیکن ... اور علی صاحب ... سلام کی طرف آنے والا ہے صحابی ہے یا تابعی جہالت سے ... حجت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اقرار و عمل ہے کہ انہوں نے اس عمل سے منع نہیں فرمایا بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ثابت رکھا اور ثبت کیا۔

... الا ما عجزت عنہ "میں نے اپنی مدد کی ... میں کوتاہی نہیں کی ... جو اس سے میں عاجز ہوں۔"

پانچویں علت

پانچویں علت یہ ہے کہ مالک الدار اس روایت کے نقل کرنے میں منفرد ہے جبکہ یہ ایک عظیم واقعہ ہے۔

... مجہول عندھم کی دلالت اس بات پر ہے کہ اگر اس السمت ... میں ... مالک الدار نے روایت کیا تا کہ یہ محض ظن ہی ہو۔ اس ... کو صاحب کتاب ھذہ مفاھیمنا ص ... نے ذکر کیا۔

ہم کہتے ہیں: کہ علم اصول میں یہ قاعدہ مقرر ہے کہ خبر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں منفرد حیثیت میں تین شرائط پائی جائیں:

جب ایک شخص خبر میں منفرد ہو

رفع المنارة لتخريج

احاديث التوسل والزيارة

۲۔ ایسی خبر جس کی نقل کے لیے مختلف تقاضے اور دواعی

۳۔ خلق کثیر اس کے ساتھ اس واقعے کے وقت شریک ہو جس کا دعویٰ کرتا ہے۔

اور دونوں شرطیں مالک الدار کی خبر میں نہیں پائی جاتیں یعنی کہ اس خبر کی نقل پر لوگوں کے دواعی نہ تھے اور خود ... سے کلام ...

یہ امر گزر چکا کہ مالک الدار قطعی طور پر معروف ہے جس ... ہے جیسا کہ ابو یعلیٰ خلیلی نے کہا۔

ہم اتنا سمجھے کہ ... اللہ تعالیٰ کی ... مانگتے ہیں ... یہ وجوہات کے سبب اور اہل بدعت اور اہل ہوا و ہوس ... ہے کی پیروی کی وجہ سے رد کر رہے ہیں۔

کتنی ہی ایسی احادیث ہیں جو اصول دین سے شمار ہوتی ... ہیں کہ راوی منفرد ہیں جیسے یہ حدیث "انما الاعمال بالنیات" عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے ایسی غریب ہے اور علم کی ... جیسا کہ ... نے کہا۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ جو ذکر کیا گیا یہ اثر صحیح ہے بعد جو اس میں ... کرے وہ صحیح نہیں۔

(و) الحمد للّٰه الذی بنعمته تتم الصالحات

وما توفیقی الا باللّٰه العلی العظیم العلیم

اختتام: ۱۰ رجب ... ۱۴۱۹ ... جمعہ

محمد اکرام اللہ زاہد قادری رضوی

جامعہ غوثیہ رضویہ ...